14012 ۔ کیا شہید کا نماز جنازہ ادا کیا جائےگا ؟

سوال

کیا کفار کے ساتھ معرکوں میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کی جائےگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شہید وہ ہے جو کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے اور اس کے سبب سے مرجائے.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ طبع الکویت (26 / 272).

جمہور علماء کرام کا قول ہے کہ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائیگی، یہ امام مالك، امام شافعی،اور امام احمد سے صحیح روایت میں قول یہی ہے.

دیکھیں: المغنی (2 / 334).

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شھداء احد کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی تھی"

دیکھیں: صحیح بخاری شریف حدیث نمبر (1347).

اور اس لیے بھی کہ نماز جنازہ کی حکمت یہ ہے کہ سفارش کی جائے، اور شھید کی قرض کے علاوہ ہر چیز معاف کر دی جاتی ہے، (لھذا وہ سفارش کا محتاج نہیں ہے)، صرف قرضہ اس کے ذمہ باقی رہ جاتا ہے.

شیخ عبد العزیزبن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جو شھداء معرکہ میں فوت ہوتے ہیں ان کی نماز جنازہ مطلقا مشروع نہیں، اورنہ ہی انہیں غسل دیا جائےگا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شھداء احد کی نہ تو نماز جنازہ ادا کی اور نہ ہی انہیں غسل دیا"

اسے بخاری نے صحیح بخاری حدیث نمبر (1347) میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (13 / 162).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

(شہيد) كى كوئى بھى نماز جنازہ ادا نہيں كرےگا، نہ تو عام لوگوں ميں سے كوئى شخص اور نہ ہى امام اور امير وغيرہ، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے شہداء احد ميں سے كسى ايك كى بھى نماز جنازہ ادا نہيں كى تھى، اور اس ليے بھى كہ نماز جنازہ كى حكمت سفارش كرنا ہے،كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص بھى فوت ہو اور اس كى نماز جنازہ ميں چاليس ايسے شخص ہوں جو اللہ تعالى كے ساتھ كچھ شرك نہ كرتے ہوں تو اللہ تعالى ان كى سفارش قبول كرتا ہے"

اور شہيد كى قرض كے علاوہ ہر چيز معاف كردى جاتى ہے؛ كيونكہ قرض شہادت سے ساقط نہيں ہوتا بلكہ وہ اس ميت كے ذمہ باقى رہتا ہے، اگر ميت كا تركہ ہو اسے ادا كيا جائےگا، اور اگر تركہ ميں چھوڑا تو اگر اس ميت نے قرض ادا كرنے كى نيت كر ركھى تھى تو اللہ تعالى اس كى جانب سے ادا كرے گا.

ديكھيں: الشرح الممتع (5 / 367).

اور بعض علماء كرام كا كہنا ہے كہ شہيد كى نماز جنازہ ادا كرنا مشروع ہے - ليكن واجب نہيں - يہ امام احمد سے ايك روايت ہے.

ديكھيں: المغنى (2 / 334).

اس كى دليل مندرجہ ذيل احاديث ميں ہے:

1 - شداد بن ھاد رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ ايك اعرابى شخص نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كےپاس آ كر ايمان قبول كيا، اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم كى اتباع كر لى، پھركہنے لگا: ميں آپ كے ساتھ ہجرت كرتا ہوں، پھر وہ كچھ دير ركے، اور پھردشمن كى لڑائى كے ليے اٹھ كھڑے ہوئے، تو اس شخص كو اٹھا كر لايا گيا تو اسے تير لگا ہوا تھا، پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے اپنے جبہ ميں كفن ديا، اور پھر آگے بڑھ كر اس كى نماز جنازہ پڑھائى... "

اسے نسائى نے روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے احكام الجنائز صفحہ نمبر (82) ميں صحيح قرار ديا ہے..

2 - عبد اللہ بن زبير رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے معركہ احد كے دن حمزہ رضى اللہ تعالى عنہ كے متعلق حكم ديا تو انہيں ايك چادر كے ساتھ ڈھانپ ديا گيا، اور پھر ان كى نماز جنازہ پڑھائى تو اس ميں نوتكبيريں كہيں، اور پھر باقى شہداء كو لايا جاتا اور ان كے ساتھ ان كى بھى نماز جنازہ ادا كرتے"

اسے طحاوی نے معانی الآثار (1 / 290) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے احکام الجنائز صفحہ نمبر (82) میں حسن کہا ہے.

اور اس قول کو اختیارکرنے والوں میں علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں.

دیکھیں: احکام الجنائز صفحہ نمبر (81).

واللہ اعلم .